© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

نہرو لیاقت معاہدہ کے بعد سے اب تک اگرچہ بھارت اور پاکستان میں کہیں کوئی بڑا واقعہ سننے میں نہیں آیا اور اس معاہدے کے بہت سے خوشگوار نتائج کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ کہنا ہو کے چکنے سوچ سے انکار کرنا ہوگا کہ اس سے دونوں ملکوں کی اقلیت میں اطمینان و اعتماد پیدا ہوگیا ہے اور اب ان میں خوف و ہراس یا مستقبل کی طرف سے بے چینی و مایوسی کا احساس نہیں رہا ہے جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے دونوں ملکوں میں آمد و رفت کا سلسلہ برابر جاری ہے کسی دن آنے والے کم ہوتے ہیں اور کسی دن جانے والے اور یہ تعداد سینکڑوں کی نہیں بلکہ روزانہ ہزاروں تک کی ہوتی ہے پھر اس بات کو بھی فراموش نہ کیجئے کہ اب جو ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں اقلیتی فرقے کے لوگ پہنچ رہے ہیں وہ ہنگامی حالات کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہے ہیں کیونکہ اب یہ ہنگامی حالات ہی نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر اور آخری فیصلہ کر کے بلکہ ان میں بہت سے وہ ہوں گے جنھوں نے دوسرے ملک میں جہاں وہ آرہے ہیں پہلے سے اپنی رہائش اور معاش کا انتظام کر لیا ہوگا اس بنا پر زمانۂ امن میں اقلیت کی ایک ملک سے دوسرے ملک میں حرکت زمانۂ فساد کی نقل و حرکت سے بھی کہیں زیادہ خطرناک اور تشویش انگیز ہے اور اگر یہی رفتار رہی تو دونوں حکومتیں مانیں یا نہ مانیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عملاً خود بخود آبادی کا تبادلہ ہو جائے گا۔ اور دونوں ملک دو مستقل دشمن کیمپوں میں منتقل ہو جائیں گے۔

خدا نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو لیکن اگر ایسا ہوا تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس چھوٹے سے بر اعظم کا حشر وہی نہ ہوگا جو آج کوریا کا ہو رہا ہے۔ یہ ملک بھی ایک ہی تھا جنگ عظیم دوم کے اثرات نے اس کو جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تقسیم کا طبعی نتیجہ منافرت و عداوت باہمی ہوتا ہی ہے چنانچہ ملک کے دونوں منقسم حصوں کے لوگوں میں بد مزگی، تلخی اور دشمنی پیدا ہو جانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی وجہ سے آئے دن جھڑپیں ہونے لگیں اور شدہ شدہ ان کا یہ انجام ہوا کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے میدانِ جنگ میں دست وگریباں ہوگئے اب سوچئے کہ بھلا کس کا ہوا ؟ تو واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے بھلا کسی کا بھی نہیں ہوا بلکہ دونوں نے اپنے اوپر تباہی اور بربادی کو مسلط کرلیا ہے۔ جیت اگر ہوگی تو روس کی یا امریکہ کی ہوگی۔ کوریا کا حال تو یہ ہے کہ ایک مہینہ کے اندر اندر پچاس لاکھ سے زائد انسان گھر سے بے گھر ہوکر ایک وقت کی روٹی تک کو محتاج ہوگئے ہیں۔ ہزاروں خاندان بے چشم وچراغ ہوگئے۔ صنعتی وحرفتی ادارے دم کے دم میں کھنڈر بن گئے اور ہری بھری آبادیاں چشم زدن میں ویرانوں میں تبدیل ہوگئیں بس جو اسباب کوریا کی تباہی کے تھے وہ بھی ہندوستان میں پیدا ہو رہے ہیں اور جن ہاتھوں نے لوگوں کے دلوں میں چھپی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دے کر ایک دوزخ بنا دی ہاتھ یہاں بھی مصروفِ عمل ہیں۔

نہرو لیاقت معاہدہ جس جذبۂ خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ کیا گیا ہے اس کے اچھا ہونے میں کلام نہیں لیکن سچ یہ ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان کی حکومتیں فرض شناس اور منصفانہ سامنہ مطالبات فرض کی عملی تکمیل وتعمیل میں جری وبیباک ہوتیں تو اس معاہدہ کی چنداں ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ اعلان ودستور کے مطابق ہندو پاکستان کا اور مسلمان بھارت کا شہری ہے اور اس بنا پر ہر حکومت کا فرض ہے کہ قطع نظر اس سے کہ دوسرے ملک میں کیا ہو رہا ہے وہ اپنے ملک کے شہریوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کرے اگر ذرا باریک نگاہی سے غور کیجئے تو صاف معلوم ہوگا یہ معاہدہ تو بلی اس بات کی نشانی اور اس حقیقت کا کھلا ہوا اقرار ہے کہ دونوں حکومتیں بحیثیت حکومت کے اپنا فرض ادا کرنے میں قاصر رہی ہیں اور اس نئے معاہدہ کی آڑ لے کر دونوں اپنے گناہوں کو چھپانا چاہتی ہیں دو شخص ایک گناہ میں شریک ہو کر جس طرح ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرتے ہیں اسی طرح ان دونوں حکومتوں نے بالواسطہ اقرارِ جرم کرکے اپنے جرم کے لئے ایک عذر پیدا کیا ہے۔

اس طرح خونِ ناحق کا تیز رنگ دونوں حکومتوں کے دامن پر پھیکا پڑا نہیں ہے کہ ہمارے ملک کی سیاست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بتلائے گی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کی بے اعتمادی و بے چینی کے اسباب قطعاً نفسیاتی ہیں اور جب تک ان کا تدارک نہیں کیا جائے گا اعتماد بحال نہیں ہو سکتا ان اسباب کا تدارک اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ کہا گیا اور جس کا بار بار اعلان کیا گیا ہے ایمانداری اور پوری سچائی کے ساتھ اس پر عمل بھی کیا جائے اور دونوں کو صاف اور دماغ کو پاک کرکے ٹوٹتے ہوئے دلوں کو پھر سے جوڑنے کی مخلصانہ جدوجہد کی جائے جہاں تک اس عمل اور اس کی ضرورت کا تعلق ہے دونوں حکومتوں کا فرض یکساں اور برابر ہے لیکن ہمارے نزدیک پاکستان کا فرض اور اس معاملہ میں اس کی ذمہ داریاں بہ نسبت بھارت کے اور بھی کہیں زیادہ ہیں اور اس کے وجوہ یہ ہیں۔

---

(۱) ہندوستان کی تقسیم ارباب پاکستان کے مطالبہ اور ان کے اصرار پر ہوئی ہے اس لئے تقسیم سے جو خرابیاں بدمزگیاں اور تلخیاں پیدا ہو گئی ہیں پاکستان کا فرض اولین ہے کہ وہ ان کا تدارک کرکے ان کی تلافی کرے

(۲) پاکستان میں ہندو صرف ایک کروڑ ہیں لیکن بھارت میں مسلمانوں کی تعداد ۴½ کروڑ ہے اگر ایک کروڑ وہاں برباد ہوئے تو یہاں ان سے ساڑھے تین گنا زیادہ برباد ہو جائیں گے۔

(۳) بھارت ایک وسیع اور زرخیز آباد ملک ہے اس لئے ہندوؤں کو بھارت میں آکر آباد ہونا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے جتنا کہ بھارت کے مسلمانوں کا پاکستان میں آکر آباد ہونا۔

(۴) پاکستان کو اسلامی حکومت کہا گیا ہے اس لئے ہندو مسلم کا اس سے بدظن ہونا خصوصاً مغربی پنجاب وغیرہ کے مظالم کے بعد۔ ایک بالکل نفسیاتی چیز ہے۔ اسلام بے شبہ ایک مکمل نظام عدل والضاف ہے لیکن ایک غیر مسلم کے دل میں اس حقیقت کا اعتراف آپ اپنے عمل سے ہی جاگزیں کر سکتے ہیں۔

(۵) پاکستان کی تعمیر و قیام میں بھارت کے مسلمانوں کا بہت بڑا دخل ہے اس لئے پاکستان کا شخصی، اخلاقی اور انسانی فرض ہے کہ اگر کچھ اور نہیں تو کم از کم اس حق کی منت شناسی کے طور پر ہی وہ اپنے یہاں کے ہندوؤں کی ہر طرح دلجوئی کرے۔

(۶) پاکستان نے اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہا ہے اس لئے اب اگر پاکستان میں کوئی جور و ظلم یا ناانصافی کا واقعہ پیش آتا ہے تو اس سے اللہ، اللہ کے رسول، دین حق کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے جس کی پاداش کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

کہتے ہیں بدی سے بدی پیدا ہوتی ہے اگر یہ سچ ہے تو اس سے کہیں زیادہ سچ یہ ہے کہ نیکی سے نیکی پیدا ہوتی ہے پہلی چیز کا تجربہ کرتے ہوئے تین سال بیت گئے تو کیا اب ایک عظیم الشان اور نہایت ہولناک عالمگیر طوفان انقلاب کی آمد سے پہلے اپنی یکجائی حفاظت کے لئے یہ مناسب نہ ہو گا کہ دونوں حکومتیں نیکی سے نیکی کا بھی تجربہ کر دیکھیں۔

© rasailojaraid.com